دل کی بات　　　　صبیح ہمدانی

سانحۂ بڈھ بیر......ضربِ عضب کے مابعد

آپریشن ضربِ عضب پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم اور غیر معمولی اقدام تھا۔ پوری دنیا کے اہلِ فکر و اہتمام کی نظریں اس جانب لگی ہوئی تھیں۔ سیاسی جماعتوں نے عسکری اداروں کو اپنی عدالتیں لگانے سمیت جو غیر معمولی اختیارات دیے، اس میں اُن کے خیال میں ہدف صرف اہلِ دین کو ہی بننا تھا۔ لیکن مولویوں کو ہدف بنا کر چلایا جانے والا یہ میزائل واپس سیاسی جماعتوں پر آ گرا۔ اس تناظر میں کراچی کی دونوں بڑی جماعتوں ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کی آہ و بکا دیدنی ہے۔

اگر چہ دینی نظریات رکھنے والے طبقات اس آپریشن کا اولین نشانہ ہیں، لیکن 'پاک را از حساب چہ باک' کے مصداق وہ خود کو امن و امان قائم کرنے کی ہر سنجیدہ کوشش کا حامی سمجھتے ہوئے روزِ اوّل سے اپنے اداروں کو تحقیقات کے لیے پیش کیے کھڑے ہیں۔ مگر حکمت عملی بنانے والے بقراط ہیں جو اہلِ دین سے اپنی اندرونی عداوتوں کا اظہار کرنے کی کوئی مناسبت ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہ تأثر دیا گیا گویا دہشت گردی کے دیو کی جان مدارس دینیہ میں موجود کسی طوطے میں ہے۔ پنجاب میں مدارس اسلامیہ کے خلاف غیر اعلانیہ آپریشن ہوا۔ صوبہ بھر کے سترہ ہزار مدارس میں اچانک گھس کر ریپڈ ایکشن کی شوخیاں مارتے ہوئے سرچ آپریشن کیا گیا۔ لیکن مرا ہوا چوہا بھی ہاتھ نہ لگا۔ پچیس افراد، اور چار بندوقیں پورے صوبے کے پورے ایکشن کا حاصل تھا۔ بندوقیں بعد میں لائسنسی نکلیں اور افراد بے گناہ، جس پر اُنھیں رہا کر دیا گیا۔ آج کے اخبار کے مطابق حکومت مدارس پر ایک اور آپریشن کرنا چاہتی ہے۔

حکومتی اداروں کے پاس موقع تھا کہ وہ اسلام کے پاک جہادی نظریات کا استحصال کرتے ہوئے بچوں، عورتوں اور نمازیوں کو ناحق موت کے گھاٹ اتارنے والوں کو شکست سے دوچار کریں۔

مگر ہو یہ رہا ہے کہ سپہ سالارِ افواج کی شخصی تمجید و تعظیم اس نوبت تک پہنچ چکی ہے کہ ان کی تصویروں کو سیاسی پوسٹروں سے لے کر بنیانوں کے لفافوں تک پر چھاپا جا رہا ہے۔ مدارس کے خلاف حکومتی ادارہ جاتی افعال پروپیگنڈے سے بڑھ کر منافقانہ مخاصمت تک جا پہنچے ہیں۔ شیوخ الحدیث، اہلِ افتاء اور مہتممین کو دو ٹکے کے پولیس ملازمین کے ذریعے ہراساں کرایا جا رہا ہے۔ خصوصاً مدارس کو اپنے مستحق طلبا کے قیام و طعام کا انتظام کرنے سے روکنے کے لیے قربانی کی کھالیں اکٹھی کرنے میں رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ آئے روز ایک نیا ادارہ مدارس کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے پر مامور ہوتا ہے اور لایعنی سوالات سے لے کر بہنوں بیٹیوں کے فون نمبر پوچھنے کی حد تک توہین آمیز معلومات طلب کرنے آ دھمکتا ہے۔ ان عید کی چھٹیوں میں یکے بعد دیگرے تین مختلف اداروں کے کارندوں کا سامنا کر کے اُنکی مطلوبہ معلومات فراہم کرنا پڑیں، جو ایک بات اُن میں مشترک تھی وہ اُن کی اعلی تعلیم تھی کہ تینوں حضرات میرا نام لکھ نہیں پا رہے تھے، میں نے لکھ کر دیا۔

عسکری امور کے بارے میں تو اس شعبے کے ماہرین ہی کچھ کہہ سکتے ہیں، ہم نے تو یہ دیکھا کہ آپریشن ضربِ عضب کے ابتدائی ہفتوں میں جو دعوے کیے گئے تھے آج تقریباً ڈیڑھ برس گزر جانے کے بعد بھی اُن میں یک سرِ مُوفرق نہیں آیا۔ وہی دہشت گردوں کی کمر توڑ دی گئی ہے، ۹۰ فیصد علاقہ کلیئر کرالیا گیا ہے، آخری دہشت گرد کے خاتمے تک جنگ جاری رہے گی وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ ۱۸ر ستمبر ۲۰۱۵ء کو بڑھ بیر، پشاور میں واقع پاک فضائیہ کے رہائشی کیمپ پر جمعے کے مبارک دن بزدل شرپسندوں نے نمازِ فجر میں اللہ کے حضور کھڑے فوجی و سول مسلمانوں پر حملہ کیا جس میں اٹھائیس مسلمان جاں بحق ہوئے۔ شہید ہونے والوں میں مسجد کے پیش امام بھی تھے جو جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی کے فارغ التحصیل مولوی اور عالمِ دین تھے۔ اس صورت حال میں حکومتی اداروں کی حکمت عملی پر سوالات اُٹھنے شروع ہوئے، جس کی ناکامی اور نارسائی کو ہر ذی ہوش محسوس کر رہا تھا۔ ہم ابھی وہ سوالات اپنے قارئین کے سامنے نہیں رکھنا چاہتے، کیونکہ چند مہینوں کی بات ہے اور ذرا رُت بدلنے کی دیر ہے کہ غلط بنیادوں پر اُستوار حکومتی ادارہ جاتی حکمت عملی کی ناکامیابی کی داستانیں پاک وطن کے بچے بچے کی زبان پر ہوں گی۔

یہاں ہم علما اور مدارس سے وابستہ اہلِ ایمان کو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ کی دینی حمیت اور وابستگی لائق تشکّر ہے۔ آپ نے دین متین کی غربت کے احوال میں اس کی نصرت کی، اس کا اجر اللہ ہی کے پاس ہے۔ حالات کبھی ایک سے نہیں رہتے۔ ہوسکتا ہے کہ دشمنانِ دین ابھی آپ کی ناقدری و تذلیل میں کچھ مزید زور آزمائی کریں، لیکن ان کے اختیار کردہ راستے ناکامی و رسوائی کے ہیں اور ان کے افعال انھیں تباہی کی منزل تک تیزی سے پہنچانے میں ان کے مددگار۔ ان کے سب عزائم خاک میں ملنے والے ہیں اور ان کے منصوبے ہوا میں اڑنے والے۔ اور اس سب کے آثار ہر ہر چیز سے ہویدا۔ پاک ہے وہ رب جس نے ہماری مختصر زندگی میں ہی ہمیں اپنی عظمت و جبروت کو کھلی آنکھوں سے دیکھ لینے کی سعادت بخشی۔

جدوں ظاہر ہوئے نُور ہوری
جل گئے پہاڑ کوہِ طور ہوری
تدوں دار چڑھے منصور ہوری
ایتھے شوخی پیش نہ ویندی اے
مُونھ آئی بات نہ رہندی اے
جھوٹھ آکھاں تے کجھ بچدا اے
سچ آکھیاں بھانبھڑ مچدا اے